هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب و نفیس

نتیجہ شتاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

انا من المجرمین منتقمون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمی بہ

کلید مناظرہ

مع اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین)، وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابو الصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عفا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

سنہ ۱۹۵۶ء

بار سوم

ہدایہ ترجمہ فارسی مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۲۳ پر ہے کہ وضو شراب سے جائز ہے رحمۃ الامت ص۸ وضلہ پر ہے کہ سور کی چربی کھال ہڈی پٹھی سب حلال ہیں صرف گوشت حرام ہے۔

رحمۃ الامت میں ہے کہ منی جو کپڑے پر لگی ہو۔ اس کے دھونے کی ضرورت نہیں منا خول سے چھیل ڈالے کپڑا پاک ہے مسلم جلد اول ص۴۶۹ پر ہے کہ اگر کوئی عورت چاہے کسی غیر مرد کو اپنا محرم بنائے تو اپنا پستان اس مرد کے منہ میں دیدے۔

رحمۃ الامت ص۱۴۳ و ص۱۴۹ پر ہے کہ چیل و کوا و گوہ و لومڑی سب حلال ہیں۔ رد المختار میں ہے کہ رشوت لینا اور شطرنج کھیلنا جائز ہے۔

شرح وقایہ میں ہے کہ ہر ایک کھال کو جب دباغت دیا جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز اور وضو درست ہوگا سوائے سور اور آدمی کی کھال کے۔ فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱ پر ہے کہ کتے اور بھیڑیئے کی کھال پر نماز جائز ہے، اگر ذبح کر لئے ہوں۔

منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص۳۳ پر ہے کہ جو جانور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے اس کی کھال پر قبل دباغت نماز جائز ہے سوائے سور کے کہ اگر بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے تو پاک نہ ہوگا لیکن جب اسکی کھال کو دباغت دیا جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک پاک نہ ہوگا اور اس پر علما کا اتفاق ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کہتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے گا۔

حالات شیخ عبدالقادر صاحب گیلانی

شیخ گیلان میں ۴۷۱ھ میں پیدا ہوا۔ اور بغداد میں ۵۶۱ھ میں اکانوے سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں گیلان کو ترک کر کے ہمیشہ کے لئے بغداد چلا آیا۔ یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ شیخ سنیہ تھا مگر کیا تھا۔ اسکے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ فرقہ شیعہ اثنا عشری کو یہود سے اور فرقہ حنفیہ کو مرتدوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ عاشورہ محرم کو روز عید قرار دیتا ہے اور معاویہ کی حرکات شنیعہ کا مداح ہے۔ غرض مریدوں کی بلند پروازیوں اور متعصب اہلسنت کی غلوات نے شیخ کو عرش پر سات صدیوں تک بٹھائے رکھا ہے مگر اب علمی روشنی اور متجسس نگاہوں نے کفر کھوشاپ کر لیا ہے۔ عداوت اہلبیت میں اسکا مرتبہ عمر اور معاویہ سے کم مگر یزید سے بڑھا ہوا ہے۔ ہمارا فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشری ان عبدالقادر کو جو سید تھے اور جو گیلان میں پیدا ہو کر وہاں ہی دفن ہوئے۔ نہایت احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور انکے ولی اللہ اور شیعہ امامیہ ہونے کا دل سے اعتراف کرتا ہے اور گیلانی سادات کو نجیب الطرفین سید تسلیم کرتا ہے۔

حضرات! چند معزز اشخاص۔ بغداد، عراق، عرب اور ایران سے واپس آئے جنکا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں شیخ عبدالقادر کو صرف شیخ کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے اگر سید عبدالقادر کہیں تو وہ کہتے ہیں ہم سید عبدالقادر کو نہیں جانتے۔ البتہ جب طبقہ علماء سے پوچھا گیا تو جواب ملا کہ یہ وہ عبدالقادر ہے جو یہاں شیخ اور ہندوستان میں سید کہا جاتا ہے نیز یہ بھی کہا گیا کہ علاقہ گیلان واقعہ ایران میں ایک بزرگ شیخ عبدالقادر بھی ہوئے ہیں۔ جو صالح اور شیعہ امامیہ تھے۔ ان کی اولاد کو گیلانی سید کہا جاتا ہے۔

وہ نجیب الطرفین سید ہیں۔ گویا گیلان میں دو عبدالقادر تھے ایک وہ بزرگ جو گیلان میں سکونت پذیر رہے اور وہاں ہی دفن ہوئے۔ یہ بزرگ واقعی ولی اللہ اور سید تھے اور دوسرا یہ عبدالقادر جو گیلان سے بغداد میں چلا آیا۔ اور یہیں دفن ہوا۔

حضرات! نام و نسب کا مغالطہ کوئی امر تعجب انگیز نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر کی دنیا دارانہ روش اور فقیرانہ دعاوی اور صوفیانہ تعلّی نے اور اس پر اہل غرض حاشیہ نشینوں کی بے سروپا ہزلیات نے شیخ کو ثریا تک پہنچا دیا جس کی وجہ سے ایک مقدس اور حسنی سید گیلانی، جو پہلے بھی یاد الٰہی میں گوشہ نشین تھے گمنام ہو گئے۔ مگر آخر حقیقت ظاہر ہو گئی اور اب گیلانی سید جانتے ہیں۔ کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ اور بزرگ ہیں اور شیخ عبدالقادر صاحب اور ہیں۔

خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۹۹ پہ ہے کہ شیخ حنبلی تھا۔

عمدۃ الطالب امام الانساب احمد بن علی بن حسین بن علی بن مہنا مطبوعہ بمبئی ص ۲۱۱ اور عمدۃ المطالب تصنیف جعفری لکھنؤ ص ۱۱۱ اور شجرۃ الاولیا سید احمد بن محمد حسینی نسابہ پر "عبدالقادر جیلانی بن محمد جنگی دوست بن عبداللہ بن محمد یحییٰ بن محمد بن الرومیہ ابن موسیٰ بن عبداللہ وغیرہ" لکھا ہے خود شیخ نے سید ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس کے بیٹوں نے بلکہ سب سے پہلے اس کے پوتے قاضی ابو صالح نصر بن ابو بکر بن عبدالقادر نے اس امر کا دعویٰ کیا مگر اس کے ثبوت میں کوئی دلیل اور گواہ نہ لا سکا اور نہ کسی اہل نسب نے اس دعوے کو تسلیم کیا حالانکہ عبداللہ بن محمد بن یحییٰ ایک حجازی شخص ہے جو ملک حجاز سے باہر نہیں گیا۔ اور یہ نام جنگی دوست عجمی ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے بہرحال چونکہ نسب بغیر صالح اور عادل شہادت کے ثابت نہیں ہو سکتا جس سے قاضی ابو صالح عاجز رہا۔ مزید برآں شیخ اور اس کے بیٹوں نے کبھی یہ دعوے کبھی نہیں کیا۔

عمدۃ المطالب ص ۱۱۱ کے حاشیہ پر "جنگی دوست" کی بجائے "جنگ دوست" بھی لکھا ہے۔ جنگ گانے بجانے کا ایک باجا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ پر گانا بجانا اس

سننے یا بجانے کا عادی تھا۔

رسالہ صوفی نمبر ۲ جلد ۵ صفحہ .. پر ہے کہ فقیر سہروردی حقیقت حضرت خواجہ محی الدین عبدالقادر جیلانی ہیں یہ کہ آپکی قدم بہ قدم حضرت جنیدی کی ہے۔ سلسلہ نسب آپ کا حضرت عمر فاروق تک پہنچتا ہے۔

شجرۃ الاولیا علامہ سید احمد بن محمد الحسینی میں ہے کہ بعض لوگوں کا یہ اعتقاد ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی وہیں مدفون ہے اور عام لوگ اس کو صاحب مقامات و کرامات بلکہ خدا تک پہنچا ہوا خیال کرتے ہیں ان لوگوں میں علم المشرق کے لقب سے مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ سید محمد داؤد کی اولاد کی اولاد سے ہے اور ثبوت میں ایک شجرہ پیش کرتے ہیں جو ایک نصرانی مرد شیخ سے روایت کرتا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ جو حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد سے ہوں۔ لیکن تمام علمائے انساب نے شیخ کے اس نسب انکار کر دیا ہے اور کسی نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ شخص سادات سے تھا۔ بلکہ بعض نے زیادہ تک کہہ دیا نے خود بھی سید ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ علاوہ ازیں شیخ کی زندگی میں کسی اور شخص نے بھی شیخ کو دادا کی طرف نسبت نہیں دی۔ اول جس شخص نے یہ باطل دعویٰ کیا وہ نصر بن ابی بکر بن شیخ عبدالقادر مذکور تھا۔

ناظرین! عبارت بالا سے صریحاً ظاہر ہوا کہ علمائے انساب نے شیخ کو کبھی سید تسلیم نہیں کیا۔ خود کو وہ یہ بھی سید ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ شیخ کی زندگی بھر کسی اور شخص نے بھی شیخ کو سید نہیں کہا اور ابو بکر پوتے نے البتہ شیخ سے سید ہونے کا دعویٰ کیا جس میں وہ کاذب قرار دیا گیا۔

غنیۃ الطالبین مصنفہ شیخ عبدالقادر مطبوعہ نولکشور فصل تعداد فرقہ ہائے مرجیہ صفحہ ۱۴۱ سطر ۲ پر

ہے کہ فرقہ حنفیہ مرجیہ کے بارہ فرقوں میں سے ایک ہے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۴۱ سطر ۲۳ پر مرجیہ کے فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فرقہ حنفیہ بعض اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت سے ہے۔ انکا گمان (یا اعتقاد) ہے کہ صرف خدا اور خدا کے رسول کو پہچاننا اور زبان سے اقرار کرنا اور ان سب چیزوں (صحائف) کو پہچاننا جو خدا کے پاس سے آئی ہیں ایمان ہے۔ جیسا کہ برہوتی نے اپنی کتاب شجرہ میں ذکر کیا ہے۔

غنیۃ الطالبین صفحہ .. سطر ۱۰ پر ہے کہ ان بارہ فرقوں کے مذہب اور اعتقاد کا حال (جن میں امام ابو حنیفہ اور اس کا حنفی فرقہ بھی شامل ہے) بطور اختصار بیان کیا گیا اور ان گمراہ فرقوں کے مذہب کے بطلان میں کوئی اشارہ نہیں کیا۔ اس خیال سے کہ کتاب طویل ہو جائیگی۔ اس لئے صرف وہ دلائل ... ہے وہ (حنفی وغیرہ) دین سے علیحدہ ہیں۔ بیان کر دیئے گئے خداوند تعالیٰ ہم کو اور تم کو ان مذہب (حنفی وغیرہ) کی برائی اور ان مذہب والوں کی برائی سے پناہ میں رکھے اور ہم کو دنیا سے اسلام

اور سنت نبوی پر چلائے اور ناجیہ فرقہ میں اپنی رحمت سے شریک فرمائے۔ ناظرین! مضمون بالا سے ثابت ہوا کہ شیخ کے خیال کے بموجب حنفی فرقہ گمراہ ہے اور دین سے علیحدہ ہی ہے اور اتنا بد ہے اور مقلدین ابو حنیفہ اتنے برے ہیں کہ شیخ اعوذ باللہ لکھ گئے ہیں۔ اور یہ فرقہ حنفی اسلام اور سنت نبوی سے خارج ہے اور ناری فرقہ ہے۔

صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۲ سطر ۱۳ پر ہے کہ غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر کی اپنی تصنیف ہے۔ اس کی مفصل توضیح علما متفرق میں درج ہے۔

تفسیر حقانی مولوی عبد الحق سنی جلد اول صفحہ ۵۵ کے حاشیہ پر ہے کہ مولوی ابو المنصور صاحب رسالہ انکشاف صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے کہ شیخ عبد القادر بت پرست اور یہودیوں کا چوہدری تھا۔ مولوی ابو المنصور وہ شخص ہے جو اہلسنت کا جید عالم اور عیسائیوں سے مناظرہ کرنے میں یکتا تھا۔

غنیۃ الطالبین کے قریباً نصف حصہ میں ہے کہ ماہ محرم کے عشرہ میں اظہار مسرت کرو۔ حضرت امام حسین شہادت پا کر مرتبہ اعلیٰ پر فائز ہوئے۔ ناظرین! حضرت سکینہ کی والدہ حضرت رباب نے شہادت حسین کے بعد سایہ میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور موسم گرما میں دھوپ کی تپتی ریت پر دن گزار دیتی تھیں۔ بنی ہاشم کے گھروں سے تین برس تک کسی نے دھواں اٹھتا نہیں دیکھا۔ اہل محلہ نے کھانا بھیج دیا۔ تو کھا لیا۔ ورنہ بھوکے ہی سو رہتے۔ عورتوں نے سروں پر کنگھی کرنا ترک کر دیا۔ مردوں اور ... اور سالی کنگھیاں پھینک دیں۔ امام زین العابدین واقعہ کربلا کے بعد چالیس سال زندہ رہے اور چالیس سال ہی رونے اور عبادت کرنے میں مصروف رہے یہاں تک کہ حضرت کے رخساروں پر آنسوؤں کی دھار کی وجہ سے نشان پڑ گئے۔ حضرت زینب اور تمام اہلبیت نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ واویلا کیا اور سر اور سینے اپنے ہاتھوں سے کوٹے اور زخمی کیے۔

شیخ کے فتویٰ بالا کی بنا پر ایک فرقہ نظام المشائخ دہلی نے اس امر پر سخت زور دیا کہ اہلسنت عشرہ محرم کے دن عید عاشورہ منائیں۔ روزے رکھیں سرمہ لگائیں اور خوب مزیدار کھانے کھائیں۔ مگر ان کی آواز نے مقبولیت عامہ حاصل نہ کی۔

صواعق محرقہ علامہ ابن حجر صفحہ ۱۸۱ پر ہے کہ وہ حدیث کذابوں کی وضع کی ہوئی ہیں جن میں ہے کہ یوم عاشورہ خضاب لگاؤ۔ تیل اور خوشبو لگاؤ۔ اور سرمہ ڈالو۔

پھر صاحب صواعق محرقہ لکھتا ہے کہ یوم عاشورہ اظہار فرح و سرور نہ کرو عید نہ مناؤ زینت کا اظہار نہ کرو خضاب و سرمہ نہ لگاؤ لباس فاخرہ شیرینی اور رنگ برنگ کھانے نہ کھاؤ۔ یہ اعتقاد ہرگز نہ

مذکور کہ امور بالا سنت رسول اللہ نہیں۔ بلکہ رسول اللہ کے برخلاف ہے یعنی یوم عاشورہ میں گریہ و بکا کرنا سنت رسول اللہ ہے غنیۃ الطالبین میں ہے کہ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد صحابہ صحیح خلیفہ ثابت ہے

غنیۃ الطالبین کے قریباً نصف حصہ میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو قوم ہم کو یہ کہے کہ عشرہ محرم میں غم کرو اور گریہ کرو ہم ایسی قوم کو خطاکار اور ان کے عقیدہ کو فاسد کہتے ہیں۔ کیونکہ امام حسینؑ کا رتبہ اس شہادت کی وجہ سے خلفائے راشدین تک جا پہنچا ہے (یعنی امام حسینؑ علیہ السلام بوجہ شہادت خلفائے ثلاثہ کے ہم رتبہ ہو گئے۔ ورنہ بہت کم تھے) حسینؑ کے روز مصیبت سے تو دو شنبہ کی مصیبت زیادہ ہے۔ جب حضرتؐ اور ابوبکرؓ نے انتقال کیا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ عاشورہ محرم عید اور خوشی اور فرحت کا دن ہے جیسے روز عید اور جمعہ اور عرفہ ہے۔

انکار کر فتاویٰ کبیر اور درجۃ العلماء میں لکھا ہے کہ یزید نے عشرہ محرم میں امام حسینؑ علیہ السلام کے خون کو نے خون سرمہ آنکھوں میں ڈالا تاکہ آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔

شیخ عبدالقادر کی روح کو خوش کرنے کے لئے اہلسنت کی جماعت علمائے یعنی انجمن نعمانیہ لاہور کے اراکین نے فتویٰ دیا کہ لوگ عاشورہ کے روز سرمہ اور مہندی لگائیں۔ لباس فاخرہ پہنیں عطر سے لباس کو معطر کریں اور لذیذ کھانے کھائیں۔ ناظرین! امام حسین علیہ السلام کی شہادت اظہر بات ہے جس سے انکار ناممکن ہے۔ مگر اس پر بھی مرزا حیرت دہلوی نے بڑے شد و مد سے دعویٰ کیا۔ اور کئی اوراق سیاہ کئے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہرگز نہیں ہوئی۔ اس لئے مجبوراً ہمیں لکھنا پڑا کہ بخاری جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴ اور بخاری مذکور باب مناقب حسنؑ و حسینؑ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۵۳۰ اور بخاری جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۱۴ اور حاشیہ صحیح بخاری مطبوعہ مجتبائی جلد چہارم صفحہ ۵۳۰ اور ترمذی مطبوعہ نولکشور جلد دوم صفحہ ۵۹۶ اور ترمذی جلد دوم صفحہ ۵۰۰ اور مشکوٰۃ مع ترجمہ اشعۃ اللمعات مطبوعہ نولکشور صفحہ ۶۰۰ اور مسند احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۸۵ و صفحہ ۲۴۲ اور صواعق محرقہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۵ اور تاریخ الخلفا اور شرح فقہ اکبر اور وفات الاعیان اور تاریخ ابن خلکان اور تاریخ ابوالفدا اور شرح عقائد نسفی اور تاریخ اعثم کوفی وغیرہ صدہا کتب معتبرہ میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام موجود ہے۔

کنز الغرائب میں ابو العباس سہل ساعدی سے منقول ہے کہ میں حوالے دمشق میں ایک موضع میں تجارت کے لئے گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ خوشی کرتے اور ڈھول بجاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا آج یوم عید ہے تو جواب ملا کہ اہل عراق نے امام حسینؑ کا سر یزید کے پاس بھیجا ہے۔

حضرت امام رضاؑ کا ارشاد ہے کہ بروز عاشورہ دنیاوی کاموں کو چھوڑ دو گریہ و بکا میں مصروف رہو

اپنے اہل و عیال کو حکم دو کہ وہ تعزیت امام مظلوم بپا کریں۔ اور اس طرح مشغول ماتم ہوں کہ جیسا اپنے عزیز و قریبی و اولاد کا ماتم کیا جاتا ہے۔ اس روز کھانا پینا ترک کر دو۔ اور عصر تک فاقہ رکھو۔

شیخ عبدالحق دہلوی نے اسماء الرجال مشکوٰۃ میں ذکر ابن الجوزی میں لکھا ہے کہ ابن الجوزی شیخ عبدالقادر کا ہمعصر تھا یہ بھی بغداد میں رہا کرتا۔ مگر شیخ کی صحبت میں نہ آتا۔ اور نہ اس سے حسن عقیدت رکھتا بلکہ اس سے پرہیز اور نفرت رکھتا۔

مولوی وحید الزمان حیدرآبادی نے ہدیۃ المہدی جلد اول ص۹۲ پر لکھا ہے کہ شیخ کہتا ہے کہ معاویہ کی خلافت بعد شہادت علیؑ بر خلع امام حسنؑ صحیح ثابت ہے۔

قلائد الجواہر ص۸ پر ہے کہ شیخ بحالت شیر خوری ماہ رمضان میں دن کا دودھ پینا ترک کر دیتا۔

قلائد الجواہر ص۱۲ پر ہے کہ جب شیخ لڑکپن میں کتب کی طرف جاتا تو فرشتے اس کے ارد گرد رہتے اور جب کتب میں پہنچتا تو فرشتے کہتے ولی اللہ کو بیٹھنے دو۔

قلائد الجواہر ص۱۷ پر ہے کہ شیخ پچیس سال عراق کے بیابانوں میں پھرتا رہا جہاں نہ لوگ اسکو پہچانتے اور نہ یہ لوگوں کو پہچانتا۔ وہاں جنات اس سے علم طریقت و معرفت سیکھتے۔ قلائد الجواہر ص۲۰ پر ہے کہ شیخ نے ایک سال بھر پانی نہ پیا۔ ایک سال بھر صرف پانی اور ایک سال بھر کھانا پینا اور سونا ترک کر دیا۔

قلائد الجواہر ص۲۲ پر ہے کہ شیخ نے داروغۂ دوزخ سے پوچھا۔ کہ آیا یہاں کوئی میرے مریدوں میں سے بھی ہے۔ کہا نہیں۔ قلائد الجواہر ص۳۴ پر ہے کہ جو شخص میرا نام لے اور اپنے آپ کو میری طرف منسوب کرے خواہ ایک ناپسندہ طریقہ سے ہی سہی وہ میرا مرید ہے۔

قلائد الجواہر ص۳۵ پر ہے کہ شیخ نے کہا کہ جو شخص میرے مدرسے کے دروازہ پر سے گذریگا۔ قیامت کے دن اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ قلائد الجواہر ص۴۵ پر ہے کہ شیخ پانی کی سطح پر چلتا اور مچھلیاں اس کو سلام کرتیں۔ شیخ مچھلیوں کو اور مچھلیاں شیخ کو بوسہ دیتیں اور بوقت نماز ایک جائے نماز ہوا میں معلق ہو جاتا۔

قلائد الجواہر ص۴۸ پر ہے کہ شیخ غصہ ہوتا تو دجلہ کی طغیانی ختم ہو جاتی۔ قلائد الجواہر ص۵۳ پر ہے کہ شیخ کو آفتاب بوقت طلوع سلام کرتا اور شیخ کو تمام واقعات (گذشتہ و آئندہ) سے آگاہی تھی۔

قلائد الجواہر ص۶۶ پر ہے کہ میری (شیخ کی) نظر لوح محفوظ پر تھی اور میں نائب رسول اللہ اور آنحضرتؐ کا وارث ہوں اور تمام لوگوں پر حجت ہوں۔ قلائد الجواہر ص۷۴ پر ہے کہ میرے وسیلے سے دعا مانگا کرو

قلائد الجواہر ص۱۵ میں ہے کہ شیخ جہاں چاہتے بادل برستا۔ قلائد الجواہر ص۶ میں ہے کہ شیخ نے ایک مرید کو بارہ سیر گندم دی جس کو وہ پانچ سال تک کھاتا رہا۔

قلائد الجواہر ص۱۸ میں ہے کہ شیخ تمام دنیا کے انسانوں کی مصیبتوں میں دستگیر ہے۔ قلائد الجواہر ص۱۹ میں ہے کہ شیخ نے مرغی کی ہڈیاں جمع کیں اور اس کو زندہ کر دیا۔

قلائد الجواہر ص۴۳ میں ہے کہ شیخ پر ایک حالت طاری ہوئی جبکہ وہ بغداد میں تھا لیکن جوتی ملا تو وہ شوستر میں تھا۔ بغداد سے شوستر کا فاصلہ بارہ روز کا ہے۔ اخبار الاخیار ص۱۲ میں ہے کہ خدا نے شیخ کو ایک کاغذ دیا جس پر شیخ کے ان تمام مریدوں کے نام ثبت تھے جو قیامت تک ہونے رہیں گے۔

قلائد الجواہر ص۱۹ میں ہے کہ شیخ کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ قلائد الجواہر ص۲۲ میں ہے کہ شیخ نے پڑھا جو ہر ایک انسان کی پیشانی پر ہے۔ قلائد الجواہر ص۲۳ میں ہے کہ شیخ کے وجود کی وجہ سے خدا زمین کو قائم رکھے گا۔

قلائد الجواہر ص۳۵ میں ہے کہ میں (شیخ) نے خواب میں دیکھا کہ عائشہ بنت ابوبکر کی گود میں ہوں اور اس کے دائیں پستان کا دودھ پی رہا ہوں۔ پھر عائشہ نے مجھے بائیں پستان کا بھی دودھ پلایا۔

قلائد الجواہر میں ہے کہ شیخ نے ایک مردہ چیل کو زندہ کر دیا۔

مآثر الانساب مطبوعہ ریاست ماہ اپریل ۱۹۱۶ء میں ہے کہ شیخ یکم رمضان ۴۷۱ھ کو پیدا ہوا اور ۵۶۱ھ کو فوت ہو گیا۔ نیز اسی کتاب میں لکھا ہے کہ شیخ کی مجلس وعظ میں ملائکہ اور ارواح انبیاء و روح رسول مقبول شریک ہوتے اور بطور شاگرد فیض حاصل کرتے۔

حیات جاودانی ص۱۲ میں ہے کہ شیخ نے خواب میں عائشہ کا دودھ پیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیخ میرا فرزند ہے۔

روضات میں ہے کہ ہر ایک ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اور میں (شیخ) رسول اللہ کے قدم پر ہوں حضرتؐ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا کہ اسی جگہ میں نے اپنا قدم نہ رکھا ہو اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں سوائے نبی کے اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر لکھا ہے کہ مجھے علم لدنی کے ستر دروازے عطا ہوئے ہیں جن میں سے ہر ایک دروازے کی وسعت زمین اور آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور میرا رتبہ انسانی عقلوں سے باہر ہے پھر لکھا ہے کہ مجھے مشرق سے مغرب تک کل زمین عطا کی گئی اور مجھے قطب بنایا

خزینۃ الاصفیا میں ہے کہ انسانوں اور جنات اور فرشتوں کا شیخ (سردار) ہوں قلائد ص۴۳ میں ہے کہ شیخ کا لباس نہایت قیمتی ہوا کرتا تھا جب اعتراض کیا گیا۔ تو کہا۔ کہ ایک ہزار موت کے

بعد (تناسخ) یہ لباس اختیار کیا گیا ہے۔

قلائد صفحہ ۲۶ پر ہے کہ ایک دفعہ ایک بیل نے حضرت شیخ کو کہا۔ کہ تو اسلئے پیدا نہیں ہوا ہے پس شیخ گھبرا کر واپس آیا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر دیکھا کہ لوگ عرفات کے میدان میں جمع ہیں۔ قلائد صفحہ ۱۳ پر ہے کہ شیخ کے جسم سے روشنی ساطع ہوتی اور فرشتے زمین پر آتے اور شیخ سے مصافحہ کرتے اور کہتے ارشاد مشہود ہے۔

قلائد صفحہ ۶ پر ہے کہ شیخ امام احمد حنبل کی زیارت کو اس کی قبر پر گیا۔ تو وہ قبر سے نکل آیا۔ اور اس کو سینہ سے لگایا۔ تو اس نے کہا اے شیخ میں علم شریعت و علم حقیقت و علم حال میں تمہارا محتاج ہوں۔ بجل صفحہ ۲۷ پر ہے کہ جب شیخ نے حج کیا۔ تو ایک لڑکی ملی جو آپ کی طرح ولی تھی۔ اس نے کہا۔ آپ کے لئے ایک نورانی خیمہ نصب کیا گیا جس کا طواف ملائکہ کرتے ہیں۔

ناظرین! شیخ نے ایک نماز اختراع کی ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز بعد نماز مغرب پڑھو اور اس میں گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر آنحضرتؐ پر درود بھیجو اور پھر بغداد کی طرف گیارہ قدم آگے بڑھو اور شیخ کا نام لو اور اپنی حاجت بیان کرو پس تمہاری حاجت یقیناً پوری ہوگی۔

گلدستہ کرامات میں ہے کہ شیخ کا ایک مرید فوت ہو گیا۔ اس کی ماں نے شیخ سے کہا کہ اس کو دوبارہ زندہ کر دیجئے۔ شیخ نے ملک الموت کو حکم دیا۔ کہ میرے مرید کی روح واپس کرو جب ملک الموت نے نہ مانا۔ تو شیخ نے زبردستی اس سے وہ زنبیل چھین لی جس میں بیشمار روحیں تھیں اور زنبیل کا منہ کھول دیا اور تمام روحوں کو آزاد کر دیا جس کی وجہ سے بے شمار مردے زندے ہو گئے۔

شیخ نے شب معراج آنحضرتؐ کو کندھا دیا۔ اور شیخ نے بارہ سال کی ڈوبی ہوئی برات کو دریا سے زندہ نکال دیا۔ شیخ نے ہی یعقوب سے یوسف کو ملایا تھا۔ ایک شہدا شیخ کی گیارہویں دیا کرتا تھا جب مر گیا تو خدا نے اس کو بخش دیا۔ شیخ نے ستر شرابخوروں کو صرف ایک نظر سے اولیاء اللہ بنا دیا۔ شیخ ہر روز پوری گائے اور کئی من آٹا کھا جاتا تھا۔

شیخ کا ایک مرید فاسق و فاجر تھا۔ شیخ نے اس کے حق میں مغفرت کی دعا کی۔ باری تعالے سے ندا آئی۔ کہ اس شخص کے حق میں تیری دعا مقبول نہیں۔ پس شیخ نے ناراض ہو کر بغداد چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ ابھی شیخ نے بغداد سے باہر ایک قدم اٹھایا تھا کہ خدا نے ایک ہزار فاسق و فاجر کو بخش دینے کا وعدہ کیا۔ شیخ راضی نہ ہوا۔ پھر شیخ نے دوسرا قدم اور پھر تیسرا قدم اٹھایا۔ تو خدا نے تین ہزار فاسقوں اور فاجروں کو بخش دینے کا وعدہ کیا۔ تب شیخ راضی ہو گیا۔

اقتباس الانوار صفحہ ۳۳ پر ہے کہ شیخ کی ماں کا نام ام الخیر بی بی فاطمہ تھا۔ اور یہ ابی عبد اللہ

صومعی کی بیٹی تھی۔ ابی عبد اللہ صومعہ جیلان کا باشندہ تھا جو طبرستان کے قریب ایران میں واقع ہے اور بغداد سے سات کوس کی مسافت پر ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ کو جیلانی یا گیلانی کہا جاتا ہے ناظرین! ایک دفعہ شیخ کے بیٹے عبد الرزاق نے شیخ سے پوچھا کہ آپ کی جائے پیدائش کونسی ہے۔ جواب دیا۔ لا اعلم لہ حقیقۃ یعنی میں اس کی اصلیت نہیں جانتا ہوں۔ سلسلہ قادریہ کے پیرو شیخ کو بارہواں (۱۲) امام جانتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ حدیث رسول کے سراسر خلاف ہے یہ شیخ بہت دبلا رنگ سیاہی مائل اور داڑھی بہت لمبی چوڑی تھی۔

فلا ئدہ ابو اہر صلا ۳۲ پر ہے کہ ہر مرغ بولیگا اور جب ہو جائیگا مگر یہ شیخ جیلانی کا مرغ قیامت تک بولتا رہیگا اسی نام پر عالیجناب جلیل القاب رئیس المناظرین صدر الواعظین مولینا و مقتدانا حضرت مرزا احمد علی صاحب امرتسری اعلی اللہ تعالی فیوضہم نے کتاب مستطاب مرغ حقانی المعروف بہ خروس جیلانی تصنیف فرمائی ہے اسی میں سے ہم نے اس مجموعہ میں بہت سے مضامین لئے ہیں۔

کتاب تحقیق الطلاب فی معرفۃ شجرۃ الانساب قلمی ص۲۳ پر ایک خط درج کیا ہے جو ابن میمون الشریف نسابہ نے قاضی ابو صالح کے خط کے جواب میں لکھا ہے جب کہ قاضی ابو صالح نے اس سے درخواست کی کہ میرا نام آل حسن میں داخل کر دے۔ (خط کا مضمون یہ ہے)

بعد سلام واضح ہو کہ ہم تجھے جانتے ہیں کہ تو قاضی ہے۔ اور تیرا باپ عبد الرزاق رجل فقیہ صالح تھا۔ اور تیرا دادا الشیخ عبد القادر شیخ صوفی متقی تھا۔ لوگ اس سے برکت لیتے اور اس کی نیک دعاؤں کی خواہش کرتے تھے لیکن جیسا کہ تو نے خود اپنے بعض خطوط میں لکھا ہے۔ کہ اس کا خاندان بشتبری تھا جو منسوب ہوتا ہے بشتبر کی طرف جو فارس میں ہے اور میں سے ایک بطن یعنی خاندان ہے پس تو اللہ سے ڈر اور نا ثبوت اس کے اہل کے لئے سپرد ہے۔ کتاب نہایۃ الطالب مؤلفہ سید تاج الدین محمد حسنی اور کتاب منتقلہ مؤلفہ سید ابی اسمٰعیل ابراہیم حسنی میں بھی شیخ کو بشتبری لکھا ہے۔

اب میں چند معتبر نسابہ کے نام درج ذیل کرتا ہوں جو حسنی و حسینی ہیں اور جنہوں نے شیخ کی سیادت سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ شیخ بشتبری تھا۔

سید عمری۔ سید ضیاء الدین ابو الرضی فضل اللہ۔ سید ابو احمد محمد۔ سید سعید ذوی الافتخار جعفر۔ سید امام سلیم۔ سید ابو البرکات۔ سید قطب ابو سعید ابو الحسین بن سید علم الدین نقیب الطاہر۔ سید ابو القاسم عبد اللہ بن سید ابو محمد حسن قاضی دمشق صاحب مبسوط۔ سید مجد الدین محمد بن نقیب علم الدین علی۔ سید ابو طالب جلال الدین عبد الحمید۔ سید جلال الدین بن ابی القاسم بن سید فخر الدین یحییٰ۔ سید ابو الحسن علی۔

قاضی طبرستانی از اولاد حضرت عباس علمدار شہید کربلا۔ سید ابو علی عمر۔ سید ابو القاسم محمد۔ ابو الحسن علی سید ابو طالب یحییٰ۔ سید ابو الحسین احمد۔ سید جعفر محمد۔ سید ابو اسمٰعیل ابراہیم۔ سید رضی الدین احمد۔ سید تاج الدین محمد۔ سید ابو الفضائل جمال الدین احمد۔ سید غیاث الدین حسین و سید ابو العباس احمد فرزندان سید ابو تغلب حمید الدین علی۔ سید ابو عبد اللہ حسین۔ سید ابو العباس احمد۔ سید ابو تغلب حمید الدین علی۔

قلائد الجواہر ص۵۵ اور گلدستہ کرامت ص۹۳ پر ہے کہ شیخ نے کہا کہ ایک روز بچپن کی حالت میں بحالت خواب مجھے فرشتگان آسمانی خدا کے حکم سے اٹھا کر لے گئے اور مجھے عائشہ زوجہ رسول کی گود میں رکھ دیا۔ عائشہ نے مجھے چھاتی سے لگایا اور اتنا پیار کیا کہ اس کے پستان میں دودھ بھر آیا۔ پھر پستان میرے منہ میں ڈال دیئے اور میں نے دودھ پیا۔ اتنے میں آنحضرت تشریف لے آئے اور فرمایا "یا عائشہ ہذا ولدنا حقاً" قلائد جواہر میں ہے کہ شیخ ہوا پر چلا کرتا اور کہا کرتا کہ سورج اور سال اور مہینے اور دن مجھے سلام کرتے ہیں اور مجھے ہر نیک و بد موجودات سے آگاہی حاصل ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہوں اور خدا کے علم اور مشاہدہ کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں۔ تمام ملائکہ اور تمام انس و جان کا شیخ یعنی راہنما ہوں۔ کوئی نبی اور کوئی ولی ایسا نہیں ہے جو میری مجلس میں (بطور شاگرد) حاضر نہ ہوا ہو۔

قلائد الجواہر ص۲۳ پر ہے کہ امام ذہبی نے تاریخ الاسلام میں اور علامہ عمر بن الحاجب نے کتاب معجم میں لکھا ہے کہ شیخ کا مذہب حنبلی تھا۔ گلدستہ کرامت ص۱۱۶ پر ہے کہ ایک روز شیخ مراقبہ میں بیٹھا کہ ابو حنیفہ کوفی کی روح آئی اور کہا۔ اے شیخ کیا وجہ ہے کہ تم نے مجھے چھوڑ کر امام حنبل کی تقلید کی ہے۔ ناظرین! شیخ نے فرقہ حنفیہ کو گمراہ قرار دیا ہے مگر حنفیوں کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ باوجود اس نسبت فقرہ اور پھبتی کے وہ شیخ پر دل و جان سے فدا ہیں۔ بھلا شیخ کو تو سید بنا دینے کا کیا اسلئے موقع لگیا کہ وہ درویشی کے لباس میں تھا۔ اور کچھ اس لئے کہ اس کے پوتے نے بے چند روپے سیادت بھی کر دیا۔ مگر مرزا غلام احمد کی جنس پرستی قابل داد ہے کہ جب اس پر اعتراض کیا گیا۔ کہ امام مہدی کا بقول رسول مقبول آل رسول سے ہونا ضروری ہے۔ تو جواب میں کس شوخ چشمی اور دلیری سے یہ کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ جناب فاطمہ نے میرا سر اپنی مبارک ران پر رکھا اور فرمایا اسلئے مرزا تو میرا بیٹا ہے۔ ازاں قبل مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ میری دادیوں اور نانیوں میں کئی سیدانیاں ہیں مگر افسوس یہ نہ کہا کہ میرے دادوں اور پڑدادوں میں بہت سید ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا غلام احمد رفتہ رفتہ احمد بنا۔ مگر شیخ عبد القادر رفتہ رفتہ قادر بنا۔ مرزے سرائی میں دونوں یکساں ہیں۔ مگر مدلت اہلبیت میں مرزا کا نمبر ان سب سے بڑھا ہوا ہے۔